غزل

دل کے ارمانوں پہ پہرے ہو گئے
کیا بنے گا، لوگ بہرے ہو گئے
اس نے دیکھا ملتفت نظروں سے یوں
زخم دل کے اور گہرے ہو گئے
جن کو سجتا تھا مقام خواجگی
ان کی قسمت میں کٹہرے ہو گئے
زندگی کی وادیٔ پر خار میں
آبلہ پائی کے لہرے ہو گئے
کوچۂ جاناں سے گزرے ایک بار
ان کے گھر پہ سخت پہرے ہو گئے
سوز دل کی آنچ کا عالم نہ پوچھ
زندگی کے دکھ سنہرے ہو گئے
کس قدر ہے اَوج پر خالد نصیب
اب مراسم ان سے گہرے ہو گئے۔

پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب